Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا۔

THE ALHAKAM QADIAN

الحکم

قادیان

دوڑ کر چلا گیا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ہفتہ وار

چندہ سالانہ
حکومت اور والیان ریاست سے ما
امراء و روساء سے صعہ
معاونین سے عـعہ
عوام سے صمہ
ممالک غیر سے ۱۴ ر

مدینۃ المسیح
قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ ۲ ر

مدیر اعلیٰ
شیخ یعقوب علی تراب
احمدی عرفانی

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر مسئول
شیخ محمود احمد عرفانی
مجاہد مصری

جلد ۳۸ | ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء یوم چہارشنبہ | نمبر ۳۰

169

مسجد شہید گنج لاہور

اور مخدوم مرید حسین صاحب قریشی

مسجد شہید گنج کے موضوع پر مخدوم مرید حسین صاحب قریشی نے جو درگاہ حضرت غوث بہاء الحق والدین ذکریہ رحمۃ اللہ علیہ ملتان کے سجادہ نشین ہیں ایک نہایت عمدہ رسالہ لکھا ہے۔ اسی رسالہ میں مخدوم صاحب نے مسجد شہید گنج کے تاریخی حالات اور موجودہ مناقشات میں اپنے مریدوں کے لئے راہنمائی کی ہے۔ مخدوم صاحب کے مریدوں کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ ضرورت تھی کہ ان جیسا روشن خیال انسان اس معاملہ میں نہ صرف اپنے مریدوں کے لئے بلکہ عامۃ المسلمین کے لئے اپنی رائے سے راہنمائی کرتا۔ یہی مخدوم صاحب نے اپنے زمانہ قیام ملتان میں متعدد مرتبہ شرف نیاز حاصل کیا۔ وہ اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی پراگندگی اور بدحالی پر ہمیشہ خون کے آنسو بہاتے ہیں۔ اس غرض کے لئے انھوں نے ہمیشہ تقریریں کیں اور کتابیں لکھی ہیں۔

کاش مسلمانوں میں اس قسم کے چند ایک اور سجادہ نشین ہوتے تو مسلمانوں کی پراگندگی دور ہو جاتی۔ چنانچہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں لکھتے ہوئے اپنے اس درد کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

مسلمان اور پارٹی بازی

لیکن میں تو سمجھتا ہوں کہ مسلم مفاد کے خلاف یہ برادران وطن کی خطرناک چالیں نہ تھیں۔ جنھوں نے یہ نازک صورت حالات پیدا کر دی خود ہمارے اندر کی بعض پارٹیوں کو بھی کسی ایسے ہنگامہ کی ضرورت تھی۔ جو مسلمانوں کی آئندہ سیاسیات کا رخ ان کے حق میں کامیابی کے ساتھ پھیر سکتا۔ پارٹی بازی تو ہر جمہوری نظام کے ساتھ لازم ملزوم ہے۔ لیکن جو شکل مسلم قوم کی بدقسمتی سے اس پارٹی بازی نے مسلمانان ہند بالخصوص مسلمانان پنجاب کے اندر اختیار کی ہے اس کے پیش نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیگانے تو جو کچھ ہمارے مقاصد کے فنا کرنے کے لئے کریں گے۔ ہمارے قومی مقاصد خود ہمارے ہاتھوں محفوظ نہیں جیسا کہ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اگر واقعی ایک خاص گروہ نے مسجد کے قضیہ سے اپنے پراپیگنڈہ کا فائدہ اٹھانا چاہا تاکہ آئندہ انتخابات میں من حیث الجماعت وہ گروہ برسر اقتدار آجائے تو اس سے بڑھ کر مسلم قوم کی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے؟ کہاں مسجد خانہ خدا اور کہاں اس کے تنازعہ کو انتخابی پراپیگنڈا کا موضوع بنانا! اور اس سے وہ ہنگامہ برپا کرا دینا جس سے سکھ مسلمانوں سے ٹکرا جائیں۔ مسلمان حکومت سے بگڑ جائیں۔ اور مسلمانوں کی پارٹیوں کی اندرونی جنگ بھی ایک شعلہ سے اتنا خطرناک فروغ پائے کہ خود مسلمان قوم کی ہستی اس سے جل اٹھے۔ آہ! ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ واعظ دارد
وائے در گر درپس امروز بود فردائے

مم

نیشنل لیگ کے پانچہزار ممبر بنانا سلسلہ کی سیاسی مشکلات کی جڑھ پر کلہاڑا چلانا ھے

ضلع گورداسپور کی تمام احمدی جماعتیں توجہ کریں

ضلع گورداسپور میں جہاں جہاں احمدی جماعتیں قائم ہیں ان کا فرض ہے کہ فوراً اپنے اپنے مقام پر جلسہ کر کے نیشنل لیگ قائم کریں اور باقاعدہ ممبری کے لئے ہر ایک شخص سے دستخط لیں۔ گو سرکاری ملازم اور پنشنر اور وہ احمدی جو دو سال کے اندر اندر احمدی ہوئے ہوں لیگ کے ممبر نہیں بنائیں جائیں ہر ایک ممبر سے ماہواری چندہ لکھایا جائے

اسی طرح پندرہ سال سے چالیس سال تک کے نوجوان اپنے آپ کو نیشنل لیگ کور کے ممبر بنائیں۔ پس ایک ہفتہ کے اندر اندر لیگیں اور کوریں قائم کر کے اطلاع دیجائے۔ اطلاع بھیجتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کو واضح کر دیں

(۱) عہدہ دار کون کون مقرر ہوئے اور کس کس عہدے پر
(۲) نیشنل لیگ کے کتنے ممبر ہوئے۔
(۳) نیشنل لیگ کور کے کتنے ممبر ہوئے

اس امر کو بخوبی جان لینا چاہیئے کہ تمام لیگیں ضلع وار حلقوں میں تقسیم کی جائیں گی۔ .... تمام ضلع وار لیگیں آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کے ماتحت ہونگی۔ اسلئے ضلع گورداسپور کی لیگوں کا مرکزی دفتر قادیان ہوگا۔

پس ضلع گورداسپور کے ہر مقام پر کھلنے والی لیگ اپنے آپ کو قادیان سے فوراً ملحق کرے تاکہ کام جلد مکمل ہو سکے اور عملی کارروائی کی جا سکے۔ تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔ "صدر نیشنل لیگ قادیان"

مم نوٹ:۔ جو صاحب اس مفید رسالہ کا مطالعہ کرنا چاہیں وہ مخدوم صاحب کی خدمت میں لکھ کر طلب کر سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوبات احمدیہ

الحکم ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و مکتوبات جمع کرنے میں سلسلہ کے تمام اخبارات میں ممتاز رہا ہے۔ جہاں کہیں سے کوئی مکتوب گرامی ملا فوراً اسے حاصل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ اب تو ہماری یہ خواہش رہتی ہے کہ مکتوب کو ان کے اصل رسم الخط میں شائع کیا جا سکے۔ آج کی اشاعت میں ہم مکرم محترم خان عبد المجید خان صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے حضرت خواہش کے مطابق کچھ مکتوبات دفتر الحکم کو شائع کرنے کے لئے دیئے ہیں۔ جن کو میں باری باری نہایت شکریہ کے ساتھ شائع کرتا رہوں گا

آج کی اشاعت میں ہم ایک ایسا مکتوب گرامی شائع کرتے ہیں۔ جس میں حضور نے ایک گھوڑی کی خرید کا ارشاد فرمایا ہے۔ گھوڑی کے متعلق جو ہدایات دی ہیں ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اعلیٰ درجہ کے شاہسوار تھے۔ اور گھوڑوں کی بڑی شناخت رکھتے تھے۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے بچپن ہی سے صاحبزادوں کی تربیت کس رنگ میں فرمائی اور اسطرح حضور کی سیرت کے اس پہلو پر بھی بہت بڑی روشنی پڑتی ہے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی

محبی اخویم میاں عبد المجید خان صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

چاول اور آم مرسلہ آپکے پہنچ گئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ ایک گھوڑی نہایت عمدہ نسل کی دھنی کھیپ علاقے کی ہے۔ عمدہ قد کی۔ اور خوب چالاک اور ساری خوبیاں اس کے اندر ہیں اور عمر کی جوان بچھیری۔ یعنی نوجوان۔ صرف یہ بات ہے

اور ہمارے بچے کمزور ہیں میں خود اندیشہ کرتا ہوں کہ اس چالاک گھوڑی پر سواری ان کے مناسب نہیں۔ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی پاس شدہ ہے اور اسپرای۔ آئی کمپنی کا داغ دیا ہوا ہے صرف باعث خوف و ڈر اس کے میرا یہ ارادہ ہے کہ اس کے عوض کوئی اور گھوڑی اصیل جو اڑتی نہ ہو اور نافرمان نہ ہو اور الگام نہ ہو اور چابک گیر نہ ہو۔ چال بہت صاف بغیر ٹھوکر کے خرید لی جائے۔ اور میرے خیال میں آپ اس کام کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔ اور آپ کا اختیار ہے کہ اس جگہ اور گھوڑی بدلا کر بھیجدیں۔ یا اس کو بیچ کر اور گھوڑی عمدہ خرید کر بھیجدیں اور ضرور توجہ کر کے اس کام کو انجام دیں نہایت تاکید ہے۔ اور آپ ایک ہوشیار آدمی بھیج کر گھوڑی منگوالیں۔ اور ہم اسی جگہ بھی اس کے ہمراہ اپنا ایک آدمی کر دینگے۔ والسلام

مرزا غلام احمد از قادیان

۲۶ر اگست ۱۹۰۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرۃ المہدی کا ایک ورق

از قلم حضرت مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی

مولوی امام الدین صاحب نے حسب ذیل بیان ذکر حبیب کی ایک مجلس میں پڑھ کر سنایا۔ اس میں ان واقعات کا بھی ذکر ہے جن سے ان کی توجہ احمدیت کی طرف ہوئی۔ حضور کے بعض معجزات اور حضور کے فیوضات کا تذکرہ ہے۔ جو مولوی صاحب حضور سے حاصل ہوئے۔ اس میں تصوف اور صوفیوں کا بھی مختصر حال آگیا ہے۔ بہر حال یہ مضمون اہل ذوق کے لئے بہت ہی دلچسپ اور لطیف ہے۔ (ایڈیٹر)

میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں اور الحمد للہ رب العلمین پڑھتا ہوں جس نے میری تربیت اسی صفت کے ماتحت فرمائی۔ اور بشارت رویا میں اپنی تمثیلی صورت، صرف نوری جدہ ماجدہ کی کسطرح ہیئت عظیمہ میں عند العرش دکھائی۔ اور میری فطرت طالب المولیٰ ہونے میں اپنے جد اعلیٰ حضرت دیوان حاجی عبداللہ بغدادی رضی اللہ عنہ اور جد امجد الحاج اکرام الدین المدفون فی جنۃ البقیع کے مشابہ بنائی۔

علاوہ برآں علوم مروجہ عربی فارسی عقلی نقلی پر اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ کی وساطت سے واقفیت پائی۔ پھر خداوند کریم کی مہربانی سے ہر قسم کے علم سے میں بہرہ ور ہوا۔ حتیٰ کہ فارسی کی اتنی پر دازی اور شاعری بھی سیکھی اور علوم وہمیہ۔ رمل نجوم۔ مسمریزم یعنی علم توجہ وظائف تعویذات بھی مطالعہ کئے۔ گو میں نے علوم مذکورہ کو بدرجہ کمال تو حاصل نہیں کیا۔ مگر اس سے میری اصلی مراد تکمیل انسانیت تھی۔ اور حصول حقانیت و روحانیت بناءً علیہ سلوک و تصوف اور مردان خدا کی صحبت کا شوق دامنگیر رہتا تھا۔

حضرت ابی المکرم الفاضل الجلیل بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ اکثر مع اشتغال تعلیم علوم عربی فارسی مجرد فقراء اور صاحب کرامت اولیاء سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ گدی نشین مشائخ کے سلسلہ میں داخل ہونا انھیں ہرگز پسند نہ تھا۔ ان کے اُستاد حضرت مولٰنا سید شمس الدین صاحب جالندھری بڑے ولی اللہ اور صاحب کرامت تھے۔ آپ اکثر ان کی کرامات سناتے تھے۔ اور ان کا اتقا اور حالات کا اخفا بیان فرماتے تھے ہدایت النحو پڑھاتے ہوئے جب اکل الکمثرے سے یحییٰ (یحییٰ نے ناسپاتی کھائی) کی مثال آئی تو حضرت شاہ صاحب نے مجھے پوچھا کہ کمثرے جانتے ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے اپنی جیب مبارک میں ہاتھ ڈال کر ناسپاتی نکالی اور دکھا کر زیر دامن کر دی اور سبق دینے لگے

میں نے ناسپاتی کبھی دیکھی نہ تھی جا کر بازار میں پوچھا تو میوہ فروش کہنے لگے کہ ناسپاتی کا ابھی موسم نہیں دیر سے آئیگی۔

ہماری تعلیم کی حالت میں کئی لوگ دعا کرانے اور مہمات کے انجام دریافت کرنے آتے۔ تو آپ پہلے سے ہی فرماتے کہ وہ شخص آتا ہے۔ تمہارے سبق میں ہارج ہوگا۔ اسے یہ جواب دے دو۔ جو کہ بعینہٖ پورا ہو جاتا تھا۔ مگر ہمیں اور سائل کو مخفی رکھنے کی تاکید شدید فرماتے تھے میں ڈر اور شرم کے مارے کبھی کچھ نہ پوچھتا تھا۔ مگر فقر و تصوف کا شوق دل میں بڑھتا جاتا تھا۔ اور صوفی لوگ درویشانہ صورت کے ہمارے ہاں آتے تھے۔ حضرت ابی المکرم سے پوشیدہ اُن سے وظائف پوچھتا۔ اور حسب استطاعت اللہ اللہ کرتا یا پاس انفاس وغیرہ سیکھتا تھا۔ پھر میں بقول سعدی رحؒ ؎

تمتع دہر گوشۂ یافتم
زہر خرمنے خوشۂ یافتم

ہر قسم کے فقراء رند اور متشرع گدی نشین وغیرہ تھے کہ بند و حکم سے سائل روحانیت بن کر وظائف اور شغلے اور مراقبے دریافت کرتا رہا۔ چنانچہ قادری سلسلہ میں بنانے والے حضرات کو بھی ملا اور نقشبندیوں سے بھی توجہات لیں اور رند اہل کشف بھی دیکھے اور باایں ہمہ حسن ظن سب پر تھا۔ چنانچہ سیال شریف دوبارہ گیا اور سید پیر حیدر شاہ صاحب کی خدمت میں جلالپور کیکناں بھی کئی بار جاتا رہا۔ اور جو وہ بتلاتے اس پر عمل کرتا رہا۔ مست فقراء اہل کشف کے کشوف بھی صحیح پائے غرض میں تیس سال کی مدت میں بقدر فہمید یہ تو سمجھ گیا کہ صوفی ہر ایک فرقے میں موجود ہیں کیا مسلم کیا غیر مسلم۔ مگر حیرت تو یہ تھی کہ وہ کونسی بات ہے جو اسلام ہی سے خاص ہے۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ملتی ہے۔ جبکہ کشف اور بعض خرق عادت باتیں اور ذکر قلبی وغیرہ لطائف اور مراقبات ہر مذہب و ملت کے فقراء اور صوفیاء میں بالاشتراک پائے جاتے ہیں۔ آخر جب تیرھویں صدی کا آخیر آیا تو مجھے مجدد کی تڑپ لگی۔ اور غیر مسلموں۔ اور بدعتیوں اور وہابیوں سے بھی بیزاری سی دل میں محسوس ہونے لگی۔

پہلے تو ڈھونڈ بھال کے سلسلہ میں انجمن حمایت اسلام کی مجموعی ہیئت کو میں نے مجدد تصور کیا۔ گو جلدی ہی ممبروں کے حالات سن کر سمجھ لیا کہ گو اسلام کے علوم کی ترقی تو ان کے مد نظر ہے مگر روحانیت کے آثار یہاں نظر نہیں آتے۔ خیر۔

اس اثناء میں ایک رویا دیکھا کہ ہمارے مشرق و جنوب کی جانب سے ایک بڑا لشکر گھوڑوں پر سوار ہوکر ہوا پر اُڑتا ہوا آسمان کی طرف سے ہماری طرف نزول فرما رہا ہے چنانچہ ان میں سے ایک سوار ہمارے گھر آ اُترا اور میری چارپائی پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے ایک قرآن شریف بشکل حمائل اور ایک چاقو دیا۔ جس سے قلم تراشی کی جاتی ہے۔

اور پھر ایک اور رویا میں ایک بزرگ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے چلتے ہوئے۔ اور پھر کھڑے ہوئے دیکھے۔ ان کے گرد بہت سا مجمع تھا۔ اور لوگ اُن سے فیضیاب ہوتے تھے۔

پھر میری والدہ ماجدہ صالحہ قریشیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک رویا سنائی کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے تجھے پروانہ یا فرمان بھیجا ہے

ایک رملی نے مجھے بتایا کہ تجھے اس کامل مرد سے فائدہ ہوگا۔ جس کے نام کے پہلے حرف غ ہے۔ لیکن میں نے ان دنوں قادیان کا نام بھی نہیں سنا تھا۔

میری بخت بیداری کے ایام نزدیک آئے تو میرے چچا زاد بھائی حافظ کامل الدین مرحوم کا لڑکا محمد حسین نابینا حافظ میرے ملنے کے لئے ایک دن گولیکی آیا۔ تو اس نے حضرت اقدس علیہ السلام کا ذکر کیا اور باتیں سنائیں۔ مگر صرف دعویٰ اور دلیل جو تھی وہ صوفیانہ طور پر نہ تھی اسلئے میری دلچسپی کا موجب نہ ہوئے۔ اور غالباً کوئی کتاب ازالۂ اوہام دوسری بار آکر مجھے مطالعہ کے لئے دے گیا۔ مگر وہ بھی صوفیانہ رنگ کی نہ تھی اسلئے دلچسپ نہ ہوئی ہاں فکر لگ گئی اور علماء اور مشائخ کی مخالفت بس حضرت مسیح موعود کا عالم فاضل ہونا دل میں آتا تھا۔

ایک دن کوئی مذکوری (ہرکارہ تحصیل) کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے ہماری مسجد میں جبکہ میں شرح ملا وغیرہ پڑھا رہا تھا آ بیٹھا۔ اور یوں گویا ہوا۔ کہ ایک شخص مدعی مسیحیت کہتا ہے انا انزلنٰہ قریبا من القادیان۔ قادیان میں ہو کر کہتا ہے قریبًا من القادیان اس کے کیا معنی ہوئے؟

پھر وہ سپاہی کہنے لگا کہ آپ یہ عربی کتاب (حضرت اقدس علیہ السلام کی) دیکھیے پھر کچھ زبان سے کہیئے۔ میں نے کہا کہ لاؤ تو سہی دیکھوں اس میں کیا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ پادری عماد الدین کے جواب تحدی سے عربی کا رسالہ (نام یاد نہیں) تھا۔ مطبوع مترجم تھا۔ میں رسالہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور مطالعہ کے لئے مطالبہ کیا تو اس سعید الفطرت نے مجھے ایک ماہ کے لئے دیا پھر بھی میرے دل میں یہی آیا کہ یہ شخص فاضل علوم عربیہ اور اعلیٰ درجہ کا مناظر مذہب اور ماہر کتب عربیہ ہے۔ پھر ایکدن میرے چچا مرحوم شمس الدین رحمۃ اللہ میری خبرگیری اور حال پرسی کے لئے آئے اور رات کیوقت گفتگو کرتے ہوئے بیہ..... (باقی)

فرمایا:- عزیز یاد رکھو کہ مرزا صاحب کے حق میں کوئی کلمہ ہتک آمیز نہ بولنا۔ وہ بڑا اولیا اور بزرگ آدمی ہے۔ میں نے دیکھا وہ بڑا صالح اور عالم فاضل حامی اسلام ہے ورنہ تباہی آجائے گی۔ العیاذ باللہ

میں ڈر گیا اور شوق پیدا ہوا کہ ایک بار دیکھ تو لوں۔ میں ان ایام میں جناب پیر ظہور حسین صاحب سے ملنے بٹالہ آیا کرتا تھا۔

ایک دفعہ بٹالہ ان کے عرس یازدہم ربیع الثانی پر ان کی ملاقات کو آیا۔ تو ان سے اجازت طلب کی۔ کہ اگر آپ فرمائیں تو مرزا صاحب قادیانی کو دیکھ آؤں انھوں نے اجازت دیدی۔ میں یکہ پر بوقت ظہر اسی پاک بستی میں آیا۔ اور یکہ والے کو کہدیا کہ یہیں ٹھیرنا میں نے واپس بٹالہ جانا ہے

نماز ہو چکی تھی مسجد مبارک اسوقت چھوٹی سی تھی کہ ایک صف میں پانچ یا چھ آدمی نماز با جماعت پڑھتے تھے میں نے نماز تو مقتدی بن کر پڑھ لی۔ لیکن دوبارہ اس خیال سے پڑھی کہ میری نماز نہیں ہوئی۔ اسوقت غالباً مولوی قطب الدین صاحب امام تھے۔ یہ نماز عصر تھی۔ مگر میں نے نماز سے قبل حضرت اقدس سے ملنے کی خواہش کی تو حاضرین نے کہا کہ حضور ظہر کی نماز پڑھ چکے ہیں۔ اب عصر کیوقت آئینگے۔ میں نے کہا کہ میں نے واپس جانا ہے میرے اصرار پر حضرت اقدس علیہ السلام کو خبر کی گئی آپ باہر تشریف لائے۔ غالباً دفتر محاسب کے سامنے گلی والا مسقف مقام تھا۔ حضور نے محبت سے فرمایا آپ کہاں سے آئے ہیں اور کیا مطلب ہے؟ میں نے کلام کرنے سے پہلے قلیل نذرانہ پیش کیا۔ تو آپنے فرمایا کہ یہ کسی فقیر محتاج کو دیدیں۔ پھر میرے اصرار پر یہی فرمایا کہ کسی محتاج فقیر کو دیدیں. میں نے کہا بھی کہ لوگ فقیروں سے خالی ہاتھ ملنے کو اچھا نہیں جانتے۔ مگر آپنے نہ لیا۔ یہی سمجھا کہ عقیدت درست ہوتی تو نذر منظور کر لیتے

پھر فرمایا کہ پوچھو جو پوچھتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ الگ ہو کر میرا عرضیہ سنیئے فرمایا کہ یہاں کوئی بیگانہ نہیں ہے[1] آپ بنجھک جو کہنا ہے کہیں۔ میں نے عرض کی کہ آپ کی کسی کتاب میں آپ کا یہ دعویٰ دیکھا ہے کہ مجھے وحی ہوتی ہے۔ یہ تو انبیاء کا خاصہ ہے۔ آپنے فرمایا کہ قرآن میں تو اوحیٰ ربک الی النحل اور اوحینا الیٰ ام موسیٰ اور مریمؑ کی نسبت بھی مکالمہ مذکور ہے اور سید عبد القادر رضی اللہ عنہ نے فتوح الغیب میں بھی مکالمات الٰہیہ کا ذکر کیا ہے اور حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی وحی کی نسبت اولیاء اللہ نے بھی مکمل ذکر فرمایا ہے۔

میں نے عرض کی علماء وحی رسالت کہتے ہیں۔ مگر میں بحث کرنے نہیں آیا۔ اور نہ مجھے طریق مناظرہ پسند ہے آپ اہل اللہ کے طریق پر اپنی صداقت مجھے سمجھائیں۔ تب مجھے سمجھ آئے گی۔

آپنے فرمایا کہ چند روز میرے پاس رہیں تو آپ کا مطلب پورا ہو جائے گا۔

میں نے عرض کی کہ بوجہ ملازمت مدرسہ سرکاری رہ نہیں سکتا اتنی رخصت نہیں۔

آپنے[2] فرمایا کہ پھر آپ میری نسبت خدا سے پوچھیں عرض کی خدا سے کسطرح پوچھوں فرمایا جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

---

[1] یہ پہلی بات تھی جو حضور کی میرے دل میں پسند آئی۔
[2] یہ دوسری بات تھی جس نے میرے دل کو حضور نے اپنی طرف کھینچ لیا۔

میں نے عرض کیا وہ کسطرح؟

فرمایا:- استخارہ کرو

پھر عرض کیا کہ کونسا استخارہ؟

فرمایا:- جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر میں نے رخصت مانگی۔ چلتے ہوئے حضور نے ایک خادم سے فرمایا کہ انھیں نور القرآن دے دو (یہ رسالہ ان دنوں جاری تھا) وہ میں نے لیا۔ اسوقت حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ موجود تھے انھوں نے فرمایا کہ یہ شخص تو سعید معلوم ہوتا ہے۔

پھر میں یکہ پر سوار ہو کر واپس بٹالہ آیا۔ پیر جی نے پوچھا تو میں نے سب واقعہ بیان کر دیا۔ مگر اپنا عندیہ بیان نہ کیا۔ کیونکہ انھیں ناگوار گزرتا تھا۔

پھر میں نے گوئیکی آکر مطالعہ کتب حضرت اقدس وقتاً فوقتاً شروع کیا۔ اور استخارہ اور دعا سے کام لینے لگا۔ کئی خوابیں آتی تھیں مگر تسلی نہ ہوتی تھی۔ اور باتیں موافق و مخالف سننے لگا۔ کئی مرتبہ دعاؤں میں نہایت الحاح سے درخواست کرتا تھا کہ خدایا اگر مجھے مرزا صاحب کی صداقت کا حال نہ بتایا گیا تو میں قیامت کے دن جب باز پرس ہوگی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیوں ایمان نہ لایا اور کسلیئے بیعت نہ کی۔ تو میں یہی عذر پیش کروں گا کہ باوجود اتنے الحاح کے مجھے نہیں بتایا گیا۔ پھر کیا مجھے بلا حجت ہی دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا؟ اھدنا الصراط المستقیم پڑھتے پڑھتے اتنی مدت گزر گئی مولیٰ پاک رحم فرما آمین۔

آخر تخمیناً چار ماہ بعد مجھے خواب آئی۔ جو کئی بار استخارہ اور دعوات کے بعد آئی تھی۔ کہ کوئی شہر ہے (غالباً قادیان دار الامان ہی ہے) اس میں حضرت مسیح موعودؑ نے صبح کی نماز پڑھائی ہے۔ آپ فارغ ہو کر اندر کے کمرے سے باہر کے دوسرے کمرے میں آبیٹھے۔ نہایت نورانی چہرہ ریش مبارک حنا سے رنگین۔ میں دل میں کہہ رہا تھا کہ مدت ہوئی سوال کرتے ہوئے مگر جواب کا انتظار ہے۔ حضور کے دہن مبارک سے بڑی آواز یہ آئی:

(جس آؤناسی اوہ تاں آگیا) یہ آواز گو حضور کے منہ سے نکلی تھی۔ مگر نہایت مؤثر ہو کر میرے دل میں جاگزیں ہوگئی۔ جس کی روشنی سے شک اور وہم کی تاریکی سب دور ہوگئی اور علم بالیقین ہو گیا کہ جس مسیح و مہدی کا انتظار تھا وہ یہی ہے۔ صبح کا وقت اور مسجد اور چہرہ مبارک نورانی۔ اور آواز کی تاثیر دل نشین ہوگئی۔ پھر بیعت ہونے کے بعد کتاب مخالفانہ دیکھی۔ اس کے جواب کو دل نے پالیا۔ اور اکثر دوستوں اور شاگردوں کے رویائے یقین کو ترقی دی میرے چچا مرحوم کے پوتے گل حسن رحمۃ اللہ نے سنایا کہ میں نے دیکھا کہ میں کعبہ شریف گیا ہوں اور وہاں بیت اللہ کے اندر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کو دیکھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میری بیعت منظور فرمائی جاوے۔ حضور نے فرمایا کہ اب مسیح موعود ہی تمہاری بیعت لیں گے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جو میرے پاس پڑھتے تھے انھوں نے بتایا کہ میں نے گیارہ بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرزا صاحب کی صداقت سنی ہے۔ ایسے بہت سے دوستوں نے میرے یقین کی ایسے ہی رویا صادقہ سے امداد فرمائی۔ فالحمد للہ۔ پھر میں نے غالباً ۱۸۹۵ء میں بیعت کر لی ــــ

اب حضور کا بڑا معجزہ جو خاص ہمارے گھر میں رونما ہوا لکھتا ہوں وہ یہ ہے:-

عزیزم قاضی محمد ظہور الدین اکمل مڈل فارسی پاس کر کے گجرات اشرینس پاس کرنے کے لئے گیا۔ اسے وہاں محنت اور اچھی غذا نہ ملنے سے حرارت شروع ہوگئی آخر ایک حاذق طبیب نے مجھے اور میری والدہ کو علیحدگی میں کہا کہ تمہارا لڑکا مدقوق ہو گیا ہے۔ اور دوسرے درجہ میں بیماری ترقی کر گئی ہے۔ اس لڑکے کو نہ بتانا کچھ معمولی علاج کرتے رہنا۔ اور صبر کرنا۔

یہ بات سنتے ہی میری کمر ٹوٹ گئی۔ اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو ساتھ لے کر قادیان آیا۔ حضور مسجد مبارک کے سقف پر مع اپنے صحابہ اور معزز مہمانوں کے دن کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں نے سنا ہوا ہے کہ سؤر المؤمن شفاء (پس خوردہ مومن کامل شفا ہے) میرا لڑکا مدت سے سخت بیمار ہے۔ یہ سنتے ہی حضور نے گوشت کی رکابی اور موجودہ روٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اٹھا لو۔

مولوی غلام رسول صاحب نے جھٹ حضرت کا پس خوردہ سنبھال لیا۔ اور باوجود مطالبہ کے اور کسی کو نہ لینے دیا۔ روٹی کے ٹکڑے کر کے شوربے میں ملا کر کپڑے میں باندھ لیئے۔ پھر ہم وہ پس خوردہ لے کر گھر پہنچے اور عزیز اکمل کو آہستہ آہستہ کھلا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور حضرت اقدس کی برکت سے اس کی بیماری گھٹتے گھٹتے ناپید ہو گئی۔ ہاں ضعف اب تک نشان کے لئے باقی ہے

مولوی صاحب نے رویاء کے ذریعہ مجھے بتایا کہ قاضی اکمل حضرت صاحب کی خدمت میں قادیان میں رہائش اختیار کرے تو صحیح و تندرست رہے گا۔ اس بنا پر یہ حضرت اقدس کا زندہ معجزہ ہے کہ اس کی زندگی باوجود ضعف و ناتوانی ایک بڑا کام لیتی ہے۔

پھر میرا دوسرا فرزند محمد نور الدین اجمل طاعون کے دنوں میں بشامت اعمال اسی بیماری سے سخت بیمار ہو گیا۔ اور اعدائے سلسلہ کے مخالفین تاڑنے لگے کہ کب موقع طعن و تشنیع ہاتھ آئے۔ اور اس کی بیماری حد سے متجاوز ہو گئی۔ وہاں ایک مجذوب فقیر رہتا تھا۔ اس نے بھی کہا کہ اب ملاں دیاں فاتحہ کی کھانگے میں نے مضطرب ہو کر حضرت کے حضور گوئیکی سے خط لکھا۔ کہ حضور بڑی توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور محمد نور کو زندگی با صحت بخشے۔

وہ بیماری سے دیوانہ ہو گیا تھا۔ اور دمبدم حالت بگڑ رہی تھی۔ یکایک بفضل ایزدی وہ اچھا ہو گیا۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہے۔ اور اچھا بھلا قادیان دار الامان میں آتا جاتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ گوئیکی کا امام و تعلیم و تربیت کا کام کرتا ہے۔

اسی طرح بہت سی دعاؤں کو قبول ہوتے اور اس میں حضرت اقدس کے نشانات کو دیکھا۔

اب میں اپنے عقائد اور فوائد کا ذکر کرتا ہوں جو میں نے حضور سے بفضلہ تعالیٰ پائے۔

لوگ کہتے تھے کہ مولوی امام دین بھی بہت گھرت ہے ایک پیر کا پجاری ہوتا تو بڑا اولیا بن گیا ہوتا ـــ میرا جواب ہے کہ اگر میں ایک پیر گدی نشین کا پیرو ہوتا۔ گو ان کے فوائد سے مستفید ہو جاتا مگر میں پکا پیر پرست اور گمراہ ہو جاتا۔ جو تا مدت میں نے اپنی عمر میں پیروں فقیروں کے دیکھے وہ تو مشرک ہیں

وہ مسلم غیر مسلم متشرع غیر متشرع سب فقراء میں موجود ہیں۔ وہ
تو دہریہ منکر خدا بھی جوگیوں سمر زیمیوں کی مشق کرکے حاصل کرلیتا
ہے۔ ہندو فقیر کہتے ہیں جس واہروا نرمل ہو۔ ہر جگہ ا رسول ہو
مشق سے قلب جاری ہو سکتا ہے۔ توجہ سے مرید کے دل میں
عشق کی گرمی پیدا کرسکتے ہیں۔ میںنے خود مشق کرکے اپنے معتقدوں
میں یہ تصرفات کئے ہیں۔ برہمن بچہ میرے سے سیکھ کر بیماروں
کو اچھا کرلیتا تھا۔ اپنے معمول کو بزرگوں کی زیارت کرالیتا تھا
اور بت پرستی کرتا تھا۔ پیر پرست اپنے پیر کا تصور پکا کر
اس سے کئی امور کا جواب لے لیتے ہیں۔ یہ سب بت پرستی ہے
جو کہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں یہ فقیری ہے
ہاں فقر ہے مگر کفر کاد الفقر ان یکون کفراً

صوفیوں نے لکھا ہے ؎

ما و کفار در سلوک برابریم
ولیکن در قیامت برتریم

(ہم اور کفار سلوک میں برابر ہیں۔ لیکن قیامت کے دن
ہم بلند بہشت میں ہیں اور وہ دوزخ میں)

میںنے اچھی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم و تربیت سے
یقیناً جان لیا ہے کہ کفار کا ایک قدم بھی ہمارے سلوک کے
برابر نہیں۔ وہ ذکر کرتے ہیں مگر واذکروا اللہ کما
ھدٰکم کے ماتحت نہیں ہے

انسان کی حیات کی غرض صرف عبادت ہے۔ مگر یہ
عبادت نہیں کہ وظائف خوانی ہے۔ اور جوگیوں کی طرح
پاس انفاس اور بے اطاعت بھوک پیاس سے مرو۔
اسطرح تو ایک قدم بھی تمہارا صراط مستقیم پر نہیں
چلتا۔ ہر دم خدا کو یاد کرنا یہ نہیں کہ حبس دم کرکے قلبی
حرکت سے خفقان کی بیماری پیدا کرلو۔ یا پاس انفاس سے
نفی اثبات یا ھُو۔ ھُو یا ھَر ھَر کی مشق کرو
میں نے اپنے کئی دوستوں سے ایسی باتیں سیکھی ہیں۔ مگر یہ
واصل باللہ نہیں کرتیں۔ میں نے ایک مرد اہر خواں کو
اللہ الصمد کا ہر دم ورد کرتے سے کئی خوارق
دیکھے وہ بیماروں کو اچھا کردیتا۔ مگر یہ سبب ہے اللہ الصمد
نہیں۔ ہر ایک لفظ بے معنی کی مشق سے ایسا کرسکتے ہیں۔

پس حسب فرمان مسیح موعود علیہ السلام صراط مستقیم ہی
عبادت ہے ان اعبدونی ھٰذا صراط مستقیم
واسجد واقترب اور عبادت وہی ہے۔ جو
ماتحت فرمان و سنت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام
اپنے شامل حال وافعال و اقوال ہو۔ کوئی بھی حرکت و سکون
اور خیال و مقال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت جاریہ
صحیحہ سے باہر نہ ہو۔ اور عبادت میں حرکت و سکون اللہ تعالیٰ
کی مرضی کے ماتحت اور صفات ربانی کے رنگ میں رنگین
ہو۔ طعام کھانا اور کھلانا تمہارے نفس کی طرف منسوب
نہ ہو۔ بلکہ اس میں ربوبیت الٰہیہ کام کررہی ہو۔ یہاں تک
کہ اپنی فنا پوری کرکے اسی کے ہو جاؤ۔ تب لقاء
الٰہی پاؤ گے۔ اور اسی بقا کی استدعا کرکے فنا فی
فی اللہ بقا فی باللہ کا درجہ حاصل کروگے۔ مگر صرف
خیالی نہیں بلکہ حالی ہو۔ مگر کوئی خود ریاضت بلکہ عبادت
غیر مسنونہ کرکے بھی کچھ حاصل نہیں کرسکتے ہو۔ اصل
حقیقت یہ ہے کہ ان اعبدونی والی عبادت
اتباع نبی کے بغیر محال ہے۔ الہامات غیر نبی باتفاق
امت محمدیہ ظنی ہیں۔ پس نبی زمانہ نبی کی ہی ضرورت تھی
جو آ گیا۔ اور حکماً عدلاً کی پیشگوئی اس نے پوری
کردی۔ اور نبی کا اتباع سوائے مشاہدہ و مجاہدہ اور
یقین کے ناممکن ہے۔ اور جس زمانہ میں نبی نہ ہو اور
اختلافات پڑ گیا ہو۔ کون یقین دلائے کہ طریق نبوی یوں ہے

موجودہ زمانہ میں چونکہ اختلافات کی حد نہیں رہی۔ حنفیہ
صراط مستقیم کا مشکل لانحل ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ ضرورت
حقہ کے وقت مسیح موعود کو نبی بنا کر بھیجا حکم عدل
ہو کر راہ حق بتائے اور اختلاف کو مٹائے۔ اور حق دکھائے
اور طالب کو ذات حق سے ملائے۔ ہاں ؎

عشق است کہ تا منزل جاناں برساند
عشق است کہ از کید شیاطین برہاند
عشق است کہ چوں برق دریں رہ بجہاند
عشق است کہ چوں باز بہ تیزی بپراند

ایک دفعہ میں نے حضور اقدسؑ کی ایک نظم عریضہ
کی صورت میں بنا کر پیش کی تو حضور نے اپنے قلم مبارک سے
سرخ سیاہی سے غالباً یہ لکھدیا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

اور نیچے اس کی تفسیر تقوےٰ اور احسان کے فوائد
اور ان کے معنی بیان فرما دیئے۔ گو یہ مضمون کچھ یاد ہے
مگر افسوس۔ بعینہٖ میرے پاس نہیں ہے۔

نبوت کے مسئلہ میں لوگوں نے بڑا اختلاف کیا ہے
مگر مجھے تو اب کوئی شک نہیں رہا۔ کیونکہ اس اختلاف
مذاہب میں حکم۔ عدل کی ضرورت ہے۔ جو ماسوائے
وحی نبی کے کوئی بھی الہام یا اجتہاد جو ظنی ہے آگے قدم
نہیں اٹھا سکتے۔ اور نہ یقین کے درجہ تک پہنچا سکتے
ہیں۔ میرے نقشبندی پیر سید غلام محی الدین شاہ
لکھووالی رحمہ اللہ مجھے قادیان آتے ہوئے فرماتے تھے
کہ مجھ سے ملاقات کرکے وہاں جایا کرو۔ اور مرزا صاحب کو میرا
سلام دیا کرو۔ اور میرے لئے دعا کرایا کرو۔

ایک دفعہ ایک مخالف مولوی نے ان سے حضورؑ
کے کفر پر مہر ثبت کرنے کے لئے بجد اصرار کیا۔ مگر انہوں نے
یہی فرمایا کہ میں کبھی بھی یہ بڑا کام نہیں کرونگا۔ وہ رنجیدہ
ہو کر بے نیل و مرام چلا گیا۔

ایک دفعہ فرمایا کہ حضرت اقدس کے حضور عرض کرنا کہ
میں سب کچھ مانتا ہوں مگر نبوت کا مسئلہ میں تنگ ہے
میںنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مبارک میں
عرض کردیا۔ حضور نے فرمایا کہ میری مراد نبوت سے
مکالمات الٰہیہ کی کثرت ہے (یعنی دعوے نبوت ہے
اور اس کی حقیقت مکالمات الٰہیہ جو اخبار بالغیب
پر شامل ہوں اور تواتر سے شہادت پائی جائے یہ
نبوت ہے) میں نے گھر آکر شاہ صاحب کو کہا انہوں نے
خاموشی اختیار کرلی۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ لیکچر
دینے کے لئے تشریف لیگئے۔ تو میں بھی مدرسہ سے رخصت لیکر
لیکچر سننے کے لئے گیا۔ جس مقام پر حضور اترے ہوئے تھے
دروازہ پر جاکر دربان سے درخواست کی۔ تو اس نے کہا کہ
حضورؑ اسوقت کام میں مشغول ہیں اجازت نہیں مل سکتی
میرے ساتھ نواب خان تحصیلدار جو ان دنوں گجرات میں
ملازم تھے ملاقات کے لئے موجود تھے۔ انہوں نے
کسی خاص ذریعہ سے پیغام بھیجا تو حضور نے صرف مصافحہ
اور سلام کی اجازت دی۔ اور بالاخانہ سے سیڑھیوں
تک تشریف لائے ہم نے بھی سلام اور مصافحہ کیا تو میںنے
فرط اشتیاق میں جناب کے پائے مبارک کو چومنے کے
لئے ہاتھ لگائے۔ تو فوراً آپ نے میرے ہاتھ پکڑ کر فرمایا
یہ بڑا گناہ ہے۔ توبہ کرو۔

(میں نے اسوجہ سے پابوسی کا ارادہ کیا تھا کہ
درمختار میں صلحا اور علماء کبار کی پابوسی کی اجازت مندرج
ہے۔ اور پیران طریقت خصوصاً چشتیا میں عموماً رواج ہے
اور حضور اسے ایک طرح کا شرک جانتے تھے)

(۲) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جن دنوں میرے
پاس پڑھتے تھے ایک عریضہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے حضور بایں مضمون لکھا:-

"میں حضور کے تصور میں بڑا حظ پاتا ہوں۔ اور
ذکر اللہ اور عبادات اور نماز کے وقت میں اس سے
بہت لذت آتی ہے"

اس کے جواب میں (جو کارڈ حضرت مولوی
عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا تھا) حضور نے
فرمایا:- "یہ شرک ہے اس سے اجتناب کرنا
چاہیئے"

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر
خطوط میں نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھنے کی تاکید
فرمایا کرتے تھے۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ

الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمٰن الرحیم
مالک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک
نستعین اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم غیر
المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین

یا اللہ ہم سب احمدیوں کو محبت اور معرفت
اور اتباع سنت اور جہاد فی سبیل اللہ اور
سعادت اور خاتمہ بالخیر کیجیئو۔ اور تبلیغ میں
ہم سب کو مجاہد بنا اور کامیابی عطا فرما۔ والسلام

خاکسار امام الدین مہاجر قادیان عفی عنہ
متوطن گولیکی ضلع گجرات ۱۲ [illegible]

مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی کی پاکٹ بک میں سے کچھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو میرے
روبرو بیان کیا وہ عرض کرتا ہوں:-

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ میں نے ایکدفعہ
مولوی نورالدین صاحب سے شہد کھایا۔ وہ نہایت
خوشبودار اور لذیذ تھا۔ از حد تعریف کی کہ بیان نہیں
ہوتا۔ اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کیا
کہ عسل اعلیٰ صفتیں اور خوبیاں رکھتا ہے۔ اور میں اس کا
ہمیشہ استعمال رکھتا ہوں۔

پھر اس کی ایک خاص صفت بیان فرمائی
کہ میں ایک مرتبہ ریاضت کرتے کرتے خشک روٹی کے
چوتھائی حصہ تک پہنچ گیا۔ حتیٰ کہ چھ ماہ تک یہی عمل رہا۔ مگر
اسوقت شہد کا شربت پیا کرتا تھا۔ اور شربت پینے سے
میرے کل اعضاء میں بہت طاقت اور قوت پیدا ہوتی تھی
اگر شربت نہ پیا جاتا تو کچھ اعضاء میں درد اور ضعف سا
معلوم ہوتا تھا۔ اسواسطے شہد کو خصوصیت سے
بیان کیا گیا کہ یہ ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی رکھتا ہے۔ اور
خاص کر کل اعضاء کو طاقت بخشتا ہے۔

پھر حضور نے جو ریاضت میں کشف ہوئے وہ
کچھ بیان فرمائے:-

اول کشف میں نے یہ دیکھا کہ ایک مرد صالح آیا ہے
اس نے کہا کہ یہ سنت ہے کہ روزے رکھنے چاہئیں ہو سینے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دونے خروج کر دیئے۔ جب میں تین ماہ کے قریب پہنچا۔ تو ایک شخص بڑا قد آور۔ جسیم۔ رنگ سرخ میرے سامنے یہ الفاظ کہتا تھا قرت قرت قرت۔ یعنی تجھ کو قد دالا کیا۔ تجھ کو قدر دالا کیا۔ تجھ کو قدر دالا کیا۔ یہ بھی ایک کشف تھا۔

تیسرا کشف کہ میرے ساتھ زمین نے کلام کیا۔ اور وہ یہ الفاظ ہیں یا ولی اللہ الامت لاکنت اعترف

ایک خواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارا جو باہر کا مکان ہے اس کے آگے دو گھوڑے خوب موٹے تازے بندے ہوئے ہیں۔ اور عربی گھوڑے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر ایک گھوڑے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ہیں۔ اور ایک گھوڑے پر میں سوار ہوں۔ اور ہم دونوں پہاڑوں کی طرح تیز رفتار چلتے ہیں۔ اور چلتے کوئی تکان نہیں۔ بعد میری آنکھ کھل گئی۔

ایک اور خواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور خواب بیان کی کہ میں اپنے گھر سے باغ کی طرف جاتا ہوں کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لشکر عظیم الشان سواروں کا میری طرف چلا آتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ میرے ہی مقابلہ کے لئے آئے ہیں۔ اور میں بھی ان کی طرف بہادروں کی طرح جاتا ہوں۔ مجھے انکا ذرہ بھی خوف نہیں۔ میں بہت دلیر ہوں۔ اور پھر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ لشکر ہمارے باغ میں چلا گیا۔ مجھے خوف ہوا کہ شاید یہ باغ کا نقصان کریگے۔ میں ان کے پیچھے چلا گیا۔ وہاں جاکر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب لشکر ہلاک پڑا ہے۔ ان کا سر۔ پیر۔ ہاتھ۔ اور بدن کا چمڑا بھی الگ پڑا ہوا ہے۔ میں یہ دیکھ کر بہت حیران اور غمگین ہوا۔ کہ الٰہی تو بڑا قادر ہے جس نے یہ لشکر بڑا عجیب طور سے ہلاک کیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا اس [illegible] کے معنی میں فرمایا۔

سر کٹنے سے مراد کہ وہ کلام جیسے بند ہو جاویگے اور ہاتھ کٹنے سے مراد کہ وہ قلم سے بھی بند ہو جاویگے۔ پیر کٹنے سے مراد کہ وہ بھاگ بھی نہ سکیں گے اور چمڑا الگ ہونے سے مراد ان کا کل پردہ فاش ہو جاوے گا۔ یہ کل بات نصاریٰ کی طرف ہے دلائل سے توڑ جائیگا۔

دجال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کا ذکر فرمایا:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کو کانا فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کی دوسری آنکھ بھی عیب سے خالی نہیں۔ سو مراد اس سے یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دو آنکھیں تھیں۔ ایک آنکھ تو وہ تھی جو بنی اسرائیل میں کل انبیاء گذرے ہیں یعنی حضرت اسحٰق کی اولاد سے۔ دوسری آنکھ حضرت ابراہیم کی حضرت اسمٰعیل جن کی اولاد سے ہمارے آقا اور ہادی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسے سو سچا نبی پیغمبر علیہ السلام کو دجال یعنی قوم عیسائیوں نے بالکل نہیں مانا۔ اور انبیاء پر ایمان لائے۔ مگر وہ بھی پورے طور پر نہیں۔ کیونکہ کسی کو خدا بنایا اور کسی کو کچھ وغیرہ وغیرہ اسی سبب سے وہ دوسری آنکھ سے بھی اندھا ہوا۔ یہ حدیث کا ترجمہ ہے

فرمایا۔ یہ کیک گل دیگر یعنی ایک اندھی اور ایک بھونڈی [ہاں گل] دوسرا لطیفہ مسیح علیہ السلام کی نسبت یہ فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ مسیح کے اولاد ہوگی اور دجال کے اولاد نہ ہوگی۔ اس حدیث شریف کا یہ منشاء ہے کہ جب مسیح فتح پائے گا تو دجال کی سٹرر انگیزی قطع ہو جاوے گی۔

یعنی اتحاد جاہلیت نہ رہے گا۔ اور انت مسیح رہیگا۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ آجکل عیسائیوں کی اولاد بہت کثرت سے ہے۔ سو اس کا جواب یہی ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے یعنی ان کے مکر وفریب سب جاتے رہیگے۔ صرف دین ہی خالص ہو گا۔

اخبار چودھویں صدی والا مجرم

مولوی امام الدین صاحب کی ڈائری میں اخبار چودھویں صدی والے مجرم کے نام ایک اشتہار کی نقل اسی زمانہ کی لکھی ہے آپ کی نوٹ بک سے یہ اشتہار اسلئے درج کر رہا ہوں کہ اس سے حضور کی سیرت کے بعض پہلو ظاہر ہوتے ہیں۔ موجودہ فتنے کے لحاظ سے بھی بالکل مناسب معلوم ہوتا ہے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدی ومولائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک خطاکار اپنی غلط کاری کا اعتراف کرتا ہوا۔ اس نیاز نامہ کے ذریعہ سے قادیان مبارک مقام پر (گویا) حاضر ہو کر آپ کے رحم کا خواستگار ہوتا ہے۔ یکم جون ۱۸۹۷ء سے یکم جولائی ۱۸۹۷ء تک جو اس گنہگار کو مہلت دیگئی۔ اب آسمانی بادشاہت میں آپکے مقابلہ میں اپنے آپ کو مجرم قرار دیتا ہے اس تقریر سے مجھے اتفاق ہو اگر جس طرح آپ کی دعا مقبول ہوئی۔ اسیطرح میری التجا و عاجزی قبول ہو کر حضرت اقدس کے حضور سے معافی دیجائی دیجئے) مجھے اب زیادہ معذرت کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم اسقدر ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ابتداء سے آپ کی اس دعوت پر بہت غور سے جو اپنے حال رہتا رہا۔ اور میری تحقیق ایمانداری وصداقت دلی پر مبنی تھی کہ (منجملہ یقین کا مدارج پہنچ گیا (۱) آپکے شہر کے آدیہ مخالفوں نے گواہی دیکر کہ آپ بچپن سے صادق اور پاکباز تھے (۲) آپ جوانی سے اپنی تمام اوقات خدا کے واحد کی وتنوم کی عبادت میں لگاتار صرف فرماتے رہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (۳) آپکا حسن بیان تمام عالمان ربانی سے صاف صاف علیٰحدہ نظر آتا ہے۔ آپکی تمام تصنیفات میں ایک زندہ روح ہے فیہا ھدًی وشفاء للناس (۴) آپ کا نفس کسی فسادی گورنمنٹ موجودہ کی (جو تمام حالات سے اطاعت و شکرگذاری کے قابل ہے) بغاوت کی راہ منافی نہیں کرتا۔ ان اللہ لا یحب فی الارض الفساد حتی کہ میرے بہت سے مہربان دوستوں نے جان سے آپ کے معاملات پر میں ہمیشہ بحث کرتا رہتا تھا مجھے مخاطب کیا پھر کیا بات کہیں میرے منہ سے وہ بہت سختی کا نکلا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جب لاہور میں ان کے پاس گیا تو مجھ کو اپنے معتبر دوستوں کے ذریعہ سے چند پہلے میری بحث رہتی تھی۔ خبر ملی کہ ایسی باتیں بھی دیکھی آئی ہیں۔ جس سے کسی مسلمان ایماندار کو آپکے خلاف خیال کرنے میں کوئی تامل نہیں رہا۔ (۱) آپنے دعویٰ رسول ہونے کا ہے اور ختم المرسلین ہونے کا بھی ساتھ ساتھ ادعا کر دیا ہے۔ جو ایک بچے مسلمان کے دل پر سخت چوٹ لگانے والا نقرہ تھا کہ حضرت ختم رسالت کی بارگاہ الٰہی سے مجھیں عربی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ (فداک امی) یا رسول اللہ کو اول بھی ہے سابق کو وہ سب ایک حقدار ہو سکتا ہے (۲) آپنے فرمایا ہے کہ ترک تباہ ہونگے۔ اور ان کا سلطان بڑی بے عزتی سے قتل کیا جائے گا۔ اور دنیا کے مسلمان مجھے اتحاد کرتے ہیں ان کو ایک سلطان مقرر کر دوں۔ یہ ایک خوفناک بد دلی پر بخش پیشگوئی اسلامی دنیا کے واسطے تھی۔ کیونکہ اب تمام مقدس مقامات جو خداوند کے عہد قدیم وجدید سے چلے آتے ہیں ان کی خوشنودی ترکوں اور ان کے سلطان کے ہاتھ میں ہے۔ ان مقامات کا ترکوں کی ملکیتی کی حالت میں نکل جانا ایک لازمی ادا تفیتی امرہے۔ جس کے خیال کرنے سے ایک ہیبت ناک، وخطرناک نظارہ دکھائی دیتا ہے اس موقع پر دنیا کے ہر ایک مسلمان پر فرض ہو جائے گا کہ ان معبدوں کو

ناپاک ہاتھوں سے بچانے کے واسطے اپنی جان، مال کی قربانی چڑھانے کیا مصیبت اور امتحان کا دخت مسلمانوں پر آپڑے گا کہ یا تو وہ بال بچہ گھر بار پیارے وطن کو الوداع کہہ کر ان پاک معبدوں کی طرف چل پڑیں۔ یا اس ابدی اور جاوید زندگی ایمان سے دست بردار ہو جائیں ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا یہی راز ہے جو مسلمان ترکوں سے محبت کرتے ہیں کہ ان کی خیر میں دین و دنیا کی خیر۔ ورنہ ترکوں کا کوئی فاص احسان مسلمانان ہند پر نہیں بلکہ ہم کو سخت گلہ ہے کہ ہمارے پچھلے صدی کے عالمگیری تباہی میں (جبکہ مرہٹوں وسکھوں کے ہاتھ سے مسلمان ہند برباد ہو رہے تھے۔ ہمارے کئی حریفوں نے بیکسی کی اس نکبت کے مستحق صرف سرکار انگریزی ہے جس کی گورنمنٹ نے مسلمانوں کو اس سے نجات دلائی تو ہماری ہمدردی کی یہی وجہ خاص ہے۔ جو اوپر ذکر کی گئی اور اسکو خیال کر کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسی سخت ترین مصیبت کیوقت تو مسلمانوں کے ایک سچے راہ نما کا یہ کام ہونا کہ وہ عاجزی سے گڑ گڑا کر خدا کے حضور میں اس تباہی سے بیڑے کو بچاتا۔ کیا حضرت نوح کے فرزند سے زیادہ ترک گنہگار ہے تو بجائے اس کے کہ ان کے حق میں خدا کے حضور شفاعت کی جاتی ہے نہ کہ الٹا ہنسی سے ایسی بات بنائی جاتی ہے۔

(۴) ونیز یہ کہ حضرت والا نے حضرت مسیح کے بارے میں اپنی تصانیف میں سخت حقارت آمیز الفاظ لکھے ہیں۔ جو کہ ایک مقبول بارگاہ الٰہی کے حق میں شایاں تا تھی۔ جس کو خداوند اپنی روح وکلمہ فرمائے جن کے حق میں یہ خطاب ہو وجیھا فی الدنیا والاٰخرۃ ومن المقربین۔ پھر اسکی توہین اور اہانت کیونکر ہو سکتی ہے۔ یہ باتیں میرے دل میں بھری تھیں۔ اور ان کی تجسس کیواسطے پھر میں کوشش کر رہا تھا کہ یہ کہاں تک صحیح ہیں۔ کہ ناگاہ حضور کا اشتہار ترکی سفیر کے بارے میں جو نکلا پیش ہوا۔ تو بیساختہ میرے منہ سے سوا کسی اور کلام کے مثنوی کا بیت نکل گیا جس پر آپ کو رنج ہوا۔ (اور رنج ہونا چاہیے تھا) (۱) رسالت کے دعوے کے بارے میں مجھ کو خود ازالہ اوہام کے دیکھنے سے ونیز آپکی وہ روحانی اور مردہ دلوں کو زندہ کرنیوالی تقریر جو جلسہ مذاہب لاہور میں ہوئی میری تسلی ہو گئی۔ جو محض اختراع وبہتان ذات والا پر کسی نے باندھا۔ (۲) بابت ترکوں کے آپ اسی اشتہار (میرے عرضی دعوے کے) میری تسلی ہو گئی جس قدر آپنے نکتہ چینی فرمائی۔ وہ ضروری اور واجبی تھی (۳) بابت حضرت مسیح کے بھی ایک بے وجہ الزام پایا گیا کہ یسوع کے حق میں آپنے کچھ لکھا ہے۔ جو ایک الزامی طور پر ہے جیسا کہ ایک مسلمان شاعر ایک شیعہ کے مقابل میں حضرت مولیٰ علی کے بارے میں لکھتا ہے ؎

آں جوانے بروت مالیدہ + پہر خنگ ودغا سگالیدہ

بر خلافت دلش بسے مائل + لیک بوبکر شد میاں حائل

جادلھم بالتی ھی احسن۔ مگر ان باتوں کے علاوہ جس سے میرا دل تڑپ اٹھا اور اس سے یہ صدا آنے لگی اٹھ معافی طلب کر یعنی دلیری کر ایسا نہ ہو کہ تو خدا کے دوستوں سے لڑنے والا ہو۔ خداوند کریم تمام رحمت ہے کتب اللہ علیٰ نفسہ الرحمۃ۔ دنیا کے لوگو پر جب عذاب نازل کرتا ہے تو اپنے بندوں کی نافرمانی کی وجہ سے ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً آپ کا خدا کے ساتھ معاملہ ہے۔ تو کون ہے جو الٰہی سلسلہ میں دخل دیوے۔ خداوند کی اس آخری عظیم الشان کتاب کی ہدایت یاد آئی۔ جو مومن اور آل فرعون کے قصہ میں بیان فرمائی گئی ہے۔ جو لوگ خدائی سلسلہ کا ادعا کریں ان کی تکذیب کے واسطے دلیری اور پیش دستی نہ کرنی چاہیئے نہ یہ کہ ان کا انکار کرنا چاہیئے ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ مگر یہ صرف میرا دلی خیال ہی نہیں رہا۔ بلکہ اس کا ظاہری اثر محسوس ہونے لگا۔ کچھ ایسی بناشیں خارج میں پڑنے لگیں جن میں (اعوذ باللہ) مصداق ہونے لگا یعنی آثار خوف ظاہر ہوئے۔ چودہ برس ہونے کو آتے ہیں کہ خدا کے ایک برگزیدہ کے منہ سے یہ لفظ ہماری قوم کے حق میں نکلے۔ تو کیا قدرت کو ھیا آ حنتو را کرنے کا ۱۸۹۸ء سے پہلے حاضر بھی ہو جاؤں۔ امید ہے کہ بارگاہ قدس سے بھی آپ کو راضی نامہ دینے کے لئے تحریک فرمائی جائے کہ تسکی اولہم تجد لہ عزما قانون کا بھی یہی اصول ہے کہ جو جرم عمداً اور جان بوجھ کر نہ کیا جائے وہ قابل راضی نامہ ومعافی کے ہوتا ہے فاعفوا واصفحوا ان اللہ یحب المحسنین

(میں ہوں حضور کا مجرم (دستخط نیڈنگ) راولپنڈی ۲۹ر اکتوبر ۱۸۹۷ء)

ہم خیال ہے تبت الیک یا دب کہ یہ ایک مقبول الٰہی کے منہ سے دنا کلمہ سن کر مجھے کچھ خیال نہ ہو۔ پس یہ ظاہری خطرات مجھ کو اس خط کے تحریر کرتے وقت تک سب اڑتے ہوئے دکھائی دیتے (جن کی تفصیل کبھی میں عرض کروں گا) اسوقت تو میں ایک مجرم گنہگاروں کی طرح آپکے حضور کھڑا ہوتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں۔ مجھ کو حاضر ہونے میں کچھ عذر نہیں۔ مگر بعض حالات میں ظاہر حاضری سے معاف کیا جائے کا مستحق ہوں انشاء اللہ جولائی